بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۱۷	۲۳ تبوک ۱۳۴۴ھ ش / ۲۵ جمادی الاول ۱۳۸۵ھ / ۲۳ ستمبر ۱۹۶۵ء	جلد ۵۴/۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۲ ستمبر بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کو نقاہت کی تکلیف میں کمی رہی۔ شروع رات بے چینی رہی۔ بعد میں نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ

- مجالس انصار اللہ کی طرف سے ماہوار رپورٹ کارگزاری بھجوانے کے لئے ہر ماہ کی دس تاریخ مقرر ہے۔ جن مجالس کے زعماء نے ابھی تک ماہ اگست کی رپورٹ مرکز میں نہیں بھجوائی۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس ماہ کی رپورٹ کارگزاری اپنی اولین فرصت میں بھجوا دیں اور آئندہ کے لئے یہ انتظام فرمائیں کہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک گزشتہ ماہ کی رپورٹ پہنچ جایا کرے۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

- حضرت سیدہ محترمہ مہر آپا تحریر فرماتی ہیں کہ میری بہن سیدہ ناصرہ بیگم معہ اپنے میاں اور بیٹی کے بحری جہاز میں آسٹریلیا سے پاکستان کے لئے روانہ ہو گئی ہیں۔ تمام احباب موصوفہ کے بخیریت پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ انہوں نے زیر تعلیم دو بچے جو وہاں چھوڑے ہیں خدا تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔

- مکرم ڈاکٹر احسان علی صاحب (۷) میکلوڈ روڈ لاہور آجکل چند یوم کے لئے ربوہ آئے ہوئے ہیں۔ یہاں آکر بلڈ پریشر کی تکلیف زیادہ ہو گئی تھی۔ اب چہرے کے بائیں جانب فالج کا حملہ ہو گیا ہے۔ احباب صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

- مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب سابق مبلغ سنگاپور اور مغربی افریقہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو لاہور میں پانچواں لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت نومولود کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور نیک اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مشکلات کے وقت اگرچہ اضطراب ہوتا ہے مگر توکل کو بھی ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے

یاس کو ہرگز پاس نہ آنے دو کیونکہ یاس تو کفار کی صفت ہے

"ساری عقدہ کشائیاں دعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں۔ ہمارے ہاتھ میں بھی اگر کسی کی خیر خواہی ہے تو کیا ہے، صرف ایک دعا کا آلہ ہی ہے جو خدا نے ہمیں دیا ہے کیا دوست کے لئے اور کیا دشمن کے لئے ہم سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ نہیں کر سکتے۔ ہمارے بس میں ایک ذرہ بھر بھی نہیں ہے مگر جو خدا ہمیں اپنے فضل سے عطا کر دے۔

انسان کو مشکلات کے وقت اگرچہ اضطراب ہوتا ہے مگر چاہیئے کہ توکل کو کبھی ہاتھ سے نہ دے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی بدر کے موقعہ پر سخت اضطراب ہوا تھا چنانچہ عرض کرتے تھے یا رب ان اھلکت ھذہ العصابۃ فلن تعبد فی الارض ابداً۔ مگر آپ کا اضطراب فقط بشری تقاضا سے تھا کیونکہ دوسری توکل کو آپ نے ہرگز ہاتھ سے نہیں جانے دیا تھا۔ آسمان کی طرف نظر تھی اور یقین تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ یاس کو قریب نہیں آنے دیا تھا ایسے اضطرابوں کا آنا تو انسانی اخلاق اور مدارج کی تکمیل کے واسطے ضروری ہے۔ مگر انسان کو چاہیئے کہ یاس کو پاس نہ آنے دے کیونکہ یاس تو کفار کی صفت ہے۔ انسان کو طرح طرح کے خیالات اضطراب کا وسوسہ ڈالتے ہیں مگر ایمان ان وساوس کو دور کر دیتا ہے۔ بشریت اضطراب خریدتی ہے اور ایمان اس کو دفع کرتا ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۱۷، ۲۱۸)

(۲) "یہ تصرفاتِ الٰہی ہیں جو انسان کی سمجھ میں نہیں آ سکتے۔ جب وقت آ جاتا ہے تو کوئی نہ کوئی تقریب پیدا ہو جاتی ہے۔ سب دل خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ جس طرح چاہتا ہے تصرف کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کے اذن کے بغیر تو کوئی جان بھی نہیں نکل سکتی۔ خواہ کیسے ہی شدید عوارض ہوں ناامید ہونے والا بت پرست سے بھی زیادہ کافر ہے۔" (ملفوظات۔ جلد ہشتم صفحہ ۳۷-۳۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۶۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ط

ترجمہ۔ اور ان (کافروں) سے لڑے جاؤ۔ یہاں تک کہ فساد (باقی) نہ رہے۔ اور دین (خالص) اللہ ہی کا ہو جائے۔ (پارہ ۲ سیقول، سورۃ البقرہ رکوع ۲۳ آیت ۱۹۳)

فتنہ کو مٹانا ہمارا فرض ہے

اسلام نے خاص حالات میں ہی جنگ و قتال کی اجازت دی ہے۔ اس اجازت کا بنیادی اصول وہ ہے جو ذیل کی آیہ کریمہ میں قرآن کریم نے بتایا ہے۔

وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ

یہ آیہ کریمہ اداریہ کے اوپر معہ ترجمہ دی گئی ہے۔ اس کا مطلب صاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چند سادہ الفاظ میں نہ صرف بعض خاص حالات میں جنگ و قتال کی اجازت دی ہے بلکہ حکم دیا ہے کہ اس وقت تک جنگ کرتے چلے جاؤ جب تک کہ وہ فتنہ جس کو مٹانے کے لئے تلوار اٹھائی گئی مکمل طور پر مٹ نہ جائے۔ اور فضا اتنی پُرامن نہ ہو جائے کہ ضمیر کی آواز کے مطابق انسان اپنا دین منتخب کر سکے۔

اسلام چونکہ حق ہے اور حق بالآخر ضرور کامیاب ہوتا ہے۔ اس لئے یہ اصول اس لئے بھی بڑا مفید ہے کہ جب انسان کے دل سے تمام قسم کے ضد، تعصب کے اثرات جو فوری طور پر اس کے ذہن اور دل پر چھا جاتے ہیں۔ امن کے زمانہ میں اس طرح چھٹ جاتے ہیں جس طرح بادل چھٹ کر مطلع کو صاف کر دیتے ہیں اور بادلوں میں چھپے ہوئے سورج، چاند اور ستارے صاف صاف نظر آنے لگتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ ہدایت فرماتا ہے کہ فتنہ جب تک ختم نہ ہو جائے۔ ارباب باطل سے جنگ و قتال کئے چلے جاؤ۔ کیونکہ مومن کے جنگ و قتال کا اصل مقصد دنیوی جاہ و حشم کا حصول یا ملک گیری یا اسی قسم کا کوئی ادنیٰ مقصد نہیں ہے۔

یہی اسلامی اور اخلاقی بات ہے۔ جو پاکستان کے مندوب مسٹر ظفر نے یو این او کی سلامتی کونسل میں تقریر کرتے ہوئے بیان کی ہے۔ جب انہوں نے صاف صاف لفظوں میں بتایا کہ پاکستان سیاسی حلقہ اثر کو توسیع دینے یا ملک گیری کے لئے میدان جنگ و قتال میں نہیں آیا۔ بلکہ اس کے پیش نظر ایک عظیم فتنہ کو جو بھارت نے بپا کیا ہے۔ کچل دینے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

قرآن کریم نے بین الاقوامی فتنہ کو فرو کرنے کے لئے بھی ایک نہایت اعلیٰ تجویز پیش کی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اگر دو فریق لڑ پڑیں۔ تو تمام اقوام مل کر دونوں فریقوں کے درمیان تنازعات کو طے کرنے کی کوشش کریں۔ اور اگر اس پر بھی کوئی فریق زیادتی جاری رکھنا چاہے اور فتنہ کو ترک نہ کرے۔ تو سب مل کر اس کا مقابلہ کریں اور اس کو مجبور کر دیں۔ کہ وہ عدل و انصاف کا تقاضہ پورا کرے۔

پاکستان کی موجودہ جنگ بھارت کی پیدا کردہ ہے۔ جیسا کہ او تھانٹ کی رپورٹ سے بھی واضح ہے۔ بھارت نے نہ صرف آزاد کشمیر کی جنگ بندی لائن کو توڑا ہے۔ بلکہ اس نے بغیر اعلان کے پاکستان پر حملہ کر دیا ہے۔ جس کا پاکستان کے سپاہی منہ توڑ جواب دے رہے ہیں۔ بظاہر یو این او اسی لئے بنائی گئی تھی کہ دنیا میں بین الاقوامی سطح پر امن کی فضا قائم رکھی جائے۔

یو این او کی کمزوریاں اس وجہ سے ہیں کہ اس کی بنیاد اخلاق اور تقوے پر استوار نہیں کی۔ بلکہ یہاں بھی عدل و انصاف کو میکیاولی سیاست کے میزان میں تولا جاتا ہے۔ جو بڑی اقوام کے مفادات کے لحاظ سے پسندیدہ ہے۔ وہ ظالم ترین ہو کر بھی اپنا کام ضرور نکال لیتی ہے

آج اگر بھارت یو این او میں یہ دعوے کرتا ہے کہ کشمیر بھارت کا ناقابل تنسیخ حصہ ہے۔ تو اگرچہ یہ یو این او کے منہ پر بحیثیت مجموعی ایک طمانچہ ہے۔ پاور پالیٹکس کی وجہ سے جس کی یو این او بیمار ہے۔ اور اس کو محسوس نہیں کر رہی ہے۔ ورنہ جو قضیہ سترہ سال تک زندہ چلا آتا ہے۔ اور جس کے نتیجہ میں بھارت نے پاکستان پر بغیر اعلان کے حملہ کر دیا ہے اور جبکہ یو این او اچھی طرح خبردار ہے کہ اس جنگ کی حقیقی اور فوری ذمہ داری بھارت اور صرف بھارت پر عائد ہوتی ہے۔ تو عدل و انصاف کے رو سے اس کے لئے دو ٹوک فیصلہ کرنا مشکل نہیں تھا۔ خاص کر جبکہ تمام دنیا کی اقوام حتیٰ کہ وہ اقوام بھی جن کا سہارا لے کر بھارت یو این او کے انصاف کی دھجیاں اڑا رہا ہے یک زبان ہو کر پکار رہی ہیں کہ اس فتنہ کا بانی مبانی بھارت ہی ہے اور پاکستان دفاع کے لئے مجبور کیا گیا ہے۔

ایسی صورت میں پاکستان کے لئے صرف ایک ہی راستہ تھا کہ وہ حق کے لئے جان و مال کی بازی لگا دے۔ اور مسٹر بھٹو کا یہ اعلان کہ وہ حق کے لئے تک لڑتے رہیں گے۔ بالکل یہی صحیح اسلامی اخلاق کا مظاہرہ ہے۔ پاکستان کا فرض ہے کہ جب تک یہ فتنہ ہمیشہ تک کے لئے کچل نہ دیا جائے۔ اس وقت تک دم نہ لے۔ کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ کا یہی حکم ہے کہ

وقاتلوھم حتی لا تکون
فتنۃ ویکون الدین للہ
(بقرہ آیت ۱۹۳)

جب تک کشمیر کو حق خود اختیاری نہ مل جائے۔ پاکستان ایک دم کے لئے بھی چین نہیں کر سکتا۔ اور پاکستان کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ اس وقت تک دم نہ لے۔ جب تک ہر زبان پر اللہ تعالیٰ کا یہ کلام جاری نہ ہو جائے۔

جاء الحق وزھق الباطل
ان الباطل کان زھوقا۔

حق آ گیا اور باطل مٹ گیا باطل یقیناً مٹنے والا ہے۔

ہر وقت خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت اور تائید کیلئے تیار رہنا چاہیئے

"ہمت نہیں ہارنی چاہیئے ہمت اخلاقِ فاضلہ میں سے ہے اور مومن بڑا بلند ہمت ہوتا ہے۔ ہر وقت خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت اور تائید کے لئے تیار رہنا چاہیئے اور کبھی بزدلی ظاہر نہ کرے۔ بزدلی منافق کا نشان ہے۔ مومن دلیر اور شجاع ہوتا ہے مگر شجاعت سے یہ مراد نہیں کہ اس میں موقعہ شناسی نہ ہو۔ موقعہ شناسی کے بغیر جو فعل کیا جاتا ہے وہ تہور ہوتا ہے۔ مومن میں شتابکاری نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ نہایت ہوشیاری اور تحمل کے ساتھ نصرتِ دین کے لئے تیار رہتا ہے اور بزدل نہیں ہوتا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد پنجم صفحہ ۱۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکہ میں تبلیغِ اسلام

ـ ڈیٹن (اوہایو) کے مقام پر پہلی باقاعدہ مسجد کی تعمیر ـ مختلف تقاریب میں تقاریر

ـ مقامی پریس میں مسجد کا ذکر ـ ۱۴ افراد کا قبولِ اسلام

(سہ ماہی رپورٹ اپریل تا جون ۱۹۶۵ء)

(از مکرم سیّد جواد علی صاحب مبلّغ امریکہ مقیم واشنگٹن)

(۲)

متفرق

عرصہ دوران رپورٹ میں ایک کانفرنس کلیولینڈ میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں ہمارے ایک نہایت مخلص احمدی ڈاکٹر محمد حسین صاحب ساجد بھی شریک ہوئے۔ انہوں نے ہمیں اطلاع دی کہ کانفرنس والوں نے دنیا کے بڑے بڑے Epileptics کی تصاویر آویزاں کی ہوئی تھیں جن میں یہ دکھانا مقصود تھا کہ Epilepsy کسی فرد کی ترقی میں روک نہیں بنتی۔ ان تصاویر میں حضرت نبی کریمؐ کی تصویر بھی بنا کر آویزاں کی گئی تھی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے کارکنان کانفرنس سے اس پر احتجاج کیا اور احتجاج کی نقل ہمیں بھجوائی۔ خاکسار نے بھی اس انجمن کو احتجاجی خط لکھا۔ بعض اخباروں کو بھی یہ احتجاج بھجوایا۔ واشنگٹن میں کئی ایک دوسرے مسلمان سفارت خانوں کو چٹھیاں لکھ کر اور ٹیلیفون پر کال کر کے اس طرف توجہ دلائی اور واشنگٹن کے اسلامک سنٹر کو بھی خط لکھا۔ اس احتجاج کے نتیجہ میں انجمن والوں نے معذرت کا خط لکھا کہ آئندہ وہ ایسا نہیں کریں گے اور نہ ہی اپنے لٹریچر میں رسول کریمؐ کو Epileptic ظاہر کریں گے۔ اس احتجاج کا خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ بہت اچھا اثر ہوا۔ بعد میں اطلاع ملی کہ کینیڈا میں بھی ہمارے احمدی دوستوں نے اس پر احتجاج کیا اور کئی ایک اخبارات میں احتجاجی نوٹ شائع کئے۔

تعلیم و تربیت

مشن میں ہفتہ وار اجلاسات باقاعدہ ہوتے رہے۔ اتوار کو پبلک اجلاس ہوتا رہا جس میں کئی ایک غیر مسلم شریک ہوتے رہے اور اسلام کی تعلیمات سے مستفید ہوتے رہے اور لٹریچر لے جاتے رہے۔ درس قرآن کریم۔ تیسرنا القرآن۔ نماز اور حدیث کے اسباق نو مبائعین کو دئے جاتے رہے۔ جمعہ کی نمازیں باقاعدہ ہوتی رہیں۔

بیعت

دو افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔

حلقہ پٹس برگ

اس حلقہ میں امریکہ مشن کے مبلغ انچارج مکرمی عبید الرحمٰن خان صاحب بنگالی کام کر رہے ہیں۔ آپ اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

لیکچرز:۔

ایک سفید سکول کے دسویں جماعت کے طلباء پر مشتمل ۹۰ طلباء کا ایک گروپ مشن ہاؤس میں آیا۔ طلباء کے ساتھ ان کے تین استاد بھی تھے۔ مقامی جماعت کے ممبران نے اس انتظام میں نمایاں حصہ لیا۔ لیکچرز کا عنوان "اسلام اور احمدیت" تھا۔ چالیس منٹ تک یہ لیکچر دیا گیا۔ لیکچر کے بعد طلباء نے نماز اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں سوالات کئے جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ طلباء میں اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ استادوں کو بعض کتب پیش کی گئیں۔ چند دن کے بعد طلباء اور استادوں کی طرف سے مندرجہ ذیل شکریہ کا خط ہمیں موصول ہوا:۔

"ابولان ہائی سکول کے دسویں جماعت کے طلباء کی طرف سے ہم آپ کا ۲۸ اپریل کے لیکچر کا بہت شکریہ ادا کرتے ہیں۔ آپ نے اسلام کے بارے میں تاریخ اور اعتقادات پر جو دلچسپ معلومات بہم پہنچائی ہیں بڑی معلومات افزا ہیں۔ نوجوان ہونے کی حیثیت سے ہم علم کے بہت مشتاق ہیں خاص طور پر وہ علم جو انسانیت سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ کے لیکچر سے ہمیں بہت علم حاصل ہوا ہے اس کے علاوہ آپ نے ایک اور نمونہ ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ وہ یہ کہ خدا اور انسان کی خدمت کے لئے اپنی زندگی کو وقف کر دیا ہے ہم دوبارہ آپ کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔"

فلاڈلفیا میں مقامی جماعتِ احمدیہ کے احباب کے سامنے ایک لیکچر دیا گیا۔ اس لیکچر میں بعض غیر مسلم بھی شریک ہوئے۔ ایک عیسائی دوست نے امریکہ کے کالے مسلمانوں کے بارے میں سوال کیا جس کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔

عید الاضحیٰ

عید الاضحیٰ کی نمازیں اس سال پچھلے سال کی نسبت زیادہ افراد شامل ہوئے۔ عید کا خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ایک خطبۂ عید کا ترجمہ تھا۔ حاضرین نے حضور کے اس خطبے کو بہت پسند کیا۔ تین ممبران نے قربانی کی۔ گوشت دوستوں اور ہمسائیوں میں تقسیم کیا گیا۔ دوسرے دن ایک دعوت کا انتظام کیا گیا جس میں بعض غیر مسلم بھی شریک ہوئے جن کو مناسب لٹریچر دیا گیا۔

مہمان

ایک سفید رومن کیتھولک دوست فون پر ملاقات مقرر کر کے مشن میں آئے جمعہ کے روز ان سے حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب پر وفات پانے کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ اس دوران میں نماز کا وقت ہو گیا۔ اس دوست نے اذان سنی۔ نماز ہوتے ہوئے دیکھی اور جمعہ کا خطبہ غور سے سُنا۔ وہ بہت متاثر ہوا اور مطالعہ کے لئے لٹریچر مانگا۔ لٹریچر پڑھنے کے بعد اپنے تاثرات کے اظہار کا وعدہ کیا۔ چند دنوں کے بعد اس نے فون پر کہا کہ وہ لٹریچر سے بہت متاثر ہوا ہے اور وہ جماعتِ احمدیہ میں شامل ہونا چاہتا ہے مگر اس کے راستے میں کئی ایک مشکلات ہیں۔

نیگروز کے ایک مقتدر لیڈر اپنے سیکرٹری کے ساتھ مشن میں آئے جن سے ملاقات کا انتظام جماعت کی طرف سے کیا گیا تھا۔ لمبی گفتگو کے بعد انہوں نے جماعت کے کام کو سراہا اور شکریہ ادا کیا۔ کینیا کا ایک پی۔ ایچ۔ ڈی کا طالب علم بھی اس گفتگو میں شریک ہوا جو کہ عیسائی تھا۔ ان میں سے ہر ایک کو لٹریچر دیا گیا۔

ایک عرب دوست مشن میں آئے وہ ایک دفعہ پہلے بھی آ چکے تھے۔ اس کو لٹریچر برائے مطالعہ دیا گیا۔

Eligah Mohamad کے گروپ کا ایک نمائندہ مشن میں آیا۔ اسنے اجلاس میں شرکت کی۔ تقریروں کو سُنا جن سے وہ بہت محظوظ اور متاثر ہوا۔

Mourish Science Temple سے تعلق رکھنے والے دو احباب مشن میں آئے۔ اُن سے لمبی گفتگو ہوئی اور جماعتِ احمدیہ کے متعلق معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ مطالعہ کے لئے ان کو لٹریچر دیا گیا۔

کلیولینڈ سے دو احباب مشن میں آئے تین گھنٹے تک ان سے گفتگو ہوئی۔ انہوں نے لٹریچر کی خواہش کی جو ان کو دیا گیا۔ انہوں نے مشن کو ۱۹ $ چندہ بھی دیا۔

فلاڈلفیا مشن کے خدام الاحمدیہ کے قائد اور ڈیگس ٹاؤن مشن کے امیر بمع بیگم صاحبہ مشن میں آئے تاکہ اپنے اپنے مشنوں کے حالات کے بارے میں مشورہ کر سکیں۔ ان کو ہدایات دی گئیں۔

مقامی لجنہ کی طرف سے دو تقاریب منعقد ہوئیں۔ دونوں موقعوں پر پریذیڈنٹ لجنہ کی دعوت پر لیکچر دئے۔ مہمانوں کو لٹریچر دیا گیا۔ بہت سا لٹریچر سڑکوں، بازاروں، بسوں وغیرہ میں تقسیم کیا گیا۔ (باقی)

درخواستِ دعا

عزیزہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز لاہور کی بچی بعمر دو ماہ کچھ دنوں سے بیمار ہے۔ ان کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اللہ تعالیٰ زچہ اور بچی کو صحت کیساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔

(منظور احمد خاں۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشمیر و فلسطین سے متعلق ایک آسمانی بشارت

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سورۂ فرقان کی آیت تبارک الذی ان شاء جعل لک خیراً من ذالک جنت الخ کی تفسیر پر لطیف روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :-

"محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو باغ عطا کئے گئے تھے ایک باغ مسیح موعود کے ظہور سے پہلے زمانہ میں اور ایک اور باغ مسیح موعود کے ظہور کے بعد کے زمانہ میں۔ پہلے زمانہ میں دنیوی لحاظ سے بھی وہی باغ آپ کو ملا جو موسیٰ کی امت کو ملا تھا یعنی فلسطین اور کشمیر کا علاقہ اور یہ دونوں علاقے ایسے ہیں جو باغات کی کثرت کی وجہ سے مشہور ہیں چنانچہ ۱۹۲۴ء میں جب میں یورپ گیا تو فلسطین میں بھی گیا تھا میں ریل میں دمشق سے بیروت آیا جب ہم بیروت کے قریب پہنچے تو میں نے دیکھا کہ ریل شہر کے اندر سے گذر رہی ہے اور ہر گھر میں باغیچے لگے ہوئے ہیں۔ اسی طرح دمشق میں میں نے دیکھا کہ گھر گھر میں نہریں جاری تھیں اور ہر گھر میں باغ لگا ہوا تھا یہی حال کشمیر کا ہے کہ پہلے یہ باغ ایسے کچھ تو خود رو ہیں اور کچھ مغل بادشاہوں نے لگائے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ محمد رسول اللہ کہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مادی باغ اس وقت ہندوؤں کے قبضہ میں ہے اور فلسطین یہودیوں کے قبضہ میں ہے مگر اللہ تعالیٰ یہ دونوں باغ پھر محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو واپس دلائے گا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ دونوں باغات روحانی طور پر بھی محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مل جائیں گے یعنی اللہ تعالیٰ یہودی قوم کو بھی مسلمان بنا دے گا اور وہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حلقہ بگوش ہو جائیں گے اور کہیں گے اے مسلمانو! ہم بھی تمہارے مسلمان بھائی ہیں تم خوشی سے ہمارے پاس آؤ اور مسیح موسوی کی امت بھی دوبارہ فتح کی جائے گی۔ اور اسلام لائے گی۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الفرقان صفحہ ۲۳-۲۲)

آئیے اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزی اور الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان منوّعہ پہلوؤں کے مقبوضہ باغات دوبارہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس دلائے اور کشمیر اور فلسطین دونوں بہت جلد اسلامی پرچم تلے آ جائیں۔ آمین یا رب العلمین کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے چودھویں صدی کے آغاز پر جبکہ خود عالم اسلام کے حالات مخدوش تھے ہر مسلمان ملک پر مایوسی اور قنوطیت کے بادل چھائے ہوئے تھے اور عیسائیت اور دوسری طاقتیں قلعہ محمدی پر یورشیں کر رہی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام سے مرکا جاں کی بشارت دی ۔ فوج ملائک کو ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندے کی یہ دعا قبول فرمائی اور خوشخبری دی انی مع الافواج اتیک بغتۃً یعنی میں مع اپنی فوج ملائکہ کے اچانک نازل ہوں گا بلکہ میں خود بھی فوج کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کی مدد کے لئے ایک نتیجہ نکلے گا۔ فالحمد للہ علیٰ احسانہ وکرمہ وہ تبارک اللہ احسن الخالقین۔

میرپور خاص میں مسجد احمدیہ کی تعمیر

سنگ بنیاد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے رکھا

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان رحیم آباد و ربانی کے اختتام پر ۲۴ اگست بروز اتوار بمعیت علماء سلسلہ و بعض احباب کراچی کار کے ذریعہ براستہ سانگھڑ ۵ بجے شام میر پور خاص پہنچے۔ شہر میں سانگھڑ کی جماعت نے محترم صاحبزادہ صاحب کا استقبال کیا اور ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب صدر جماعت احمدیہ سانگھڑ کے مکان پر احباب جماعت کو صاحبزادہ صاحب نے شرف ملاقات بخشا اسکے بعد محترم صاحبزادہ صاحب میرپور خاص تشریف لائے۔ مقامی جماعت کی طرف سے چائے پیش کی گئی جس میں صاحبزادہ صاحب کے علاوہ امراء ضلع جو سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں حصہ لینے کے لئے آئے تھے بھی شریک ہوئے۔

نماز مغرب سے پہلے محترم صاحبزادہ صاحب نے مسجد احمدیہ میرپور خاص کا سنگ بنیاد رکھا اور صاحبزادہ صاحب کے بعد مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری، چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی ڈاکٹر عبدالکریم صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان، ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب صدیقی امیر حیدر آباد ڈویژن، شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد و مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب اور مکرم مولوی محمد خان صاحب مربی جماعت احمدیہ میرپور خاص نے بھی بنیادی اینٹیں رکھیں اس موقع پر ناظر صدر انجمن مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے صدر انجمن احمدیہ کی وصیتوں کی طرف سے موعودہ ۵ ہزار روپے کی رقم میں سے مبلغ ڈیڑھ ہزار روپے کا چیک محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں پیش کیا اور صاحبزادہ صاحب نے یہ چیک ڈاکٹر صدیقی صاحب ڈویژنل امیر جماعتہائے احمدیہ حیدر آباد کو عنایت فرمایا بعد میں محترم صاحبزادہ صاحب نے دعا کروائی۔

بعد نماز مغرب صاحبزادہ صاحب نے مسجد کی تعمیر کے نقشہ کا تفصیلی طور پر ملاحظہ فرمایا اور جماعت کے دوستوں سے ملاقات فرمائی۔ رات کو آپ نے ایک عشائیہ میں شرکت فرمائی جو ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب صدیقی امیر جماعت ہائے احمدیہ حیدر آباد ڈویژن کی طرف سے مکرم جناب محمد خان صاحب جونیجو وزیر مواصلات و تعمیرات کے اعزاز میں دیا گیا تھا۔

(نامہ نگار)

لائٹ بم یا روشنی کے گولے کیا ہیں؟

زمانہ جنگ میں دشمن کے طیارے فوجی اہمیت کے مقامات پر بمباری کی فکر میں رہتے ہیں یہ طیارے فوجی اہمیت کے ان مقامات کی تلاش کے لئے لائٹ بم یعنی روشنی کے گولے استعمال کرتے ہیں یہ لائٹ بم ایک طرح کی سرچ لائٹ ہیں۔ اس سے دشمن کے طیارے دو طرح کے فائدے حاصل کرتے ہیں ایک یہ کہ روشنی کی مدد سے اہم مقامات کو تلاش کیا جائے۔ دوسرا یہ کہ عام آبادی کو خوف زدہ اور ہراساں کیا جائے مردوں اور بالخصوص عورتوں کو یہ بات معلوم ہونی چاہیئے کہ یہ لائٹ بم یا روشنی کے گولے نقصان دہ نہیں ہوتے ان سے نہ کوئی عمارت گر سکتی ہے نہ آدمی ہلاک ہو سکتا ہے یہ ایک طرح کی گیس ہے جو ہوا لگنے سے سلگ جاتی ہے اور زمین پر پہنچنے کے بعد ختم ہو جاتی ہے تاہم احتیاط کے طور پر کمروں وغیرہ کا دروازہ کھلا رکھنا چاہیئے تا کہ گیس کسی ایک جگہ جمع نہ ہو جائے۔ اگر آپ کو بھی دشمن کے حملہ کے موقع پر فضا میں آگ کے بڑے بڑے گولے یا غبارے سے نظر آئیں تو گھبرانے کی ضرورت نہیں یہ بھی اسی طرح اوپر سے روشنی کے ساتھ نیچے آتا بلکہ یہ جب زمین یا کسی عمارت سے ٹکراتا ہے تو اس وقت بجلی سی چمکتی ہے اس لئے روشنی کے گولوں کو بم سمجھ کر دہشت زدہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اس موقع پر صرف یہ احتیاط کرنی چاہیئے کہ کمروں یا خندقوں میں پناہ لی جائے اور دروازہ کھلا رکھا جائے تا کہ گیس کے جمع ہونے کا امکان نہ رہے اور ضرورت پر باہر نکلنے میں آسانی ہو۔ روشنی کے بم کے علاوہ دشمن بعض اوقات آگ لگانے والے بم بھی استعمال کرتا ہے۔ اس طرح کے بم گرنے سے آگ پیدا ہو تو فائر بریگیڈ یا کسی قریبی سول ڈیفنس رضا کار کو اس کی اطلاع دینی چاہیئے۔ ہراساں یا خوفزدہ کسی صورت میں نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں خوف اور دہشت سے ذہن معطل ہو جاتا ہے اور بچاؤ کی ترکیبیں نہیں سوچ سکتا عورتوں کو چیخ پکار اور رونے دھونے سے احتراز کرنا چاہیئے اس طرح مرد بھی پریشان ہو جاتے ہیں اور اندر دوسرے لوگوں کا حوصلہ بھی پست ہو جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ کشمیر اور اقوام متحدہ

سلامتی کونسل گزشتہ سترہ برس سے مسئلہ کشمیر حل کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ اس نے جتنی بھی تجاویز پیش کیں ان میں کشمیر میں استصواب رائے کرنے پر زور دیا گیا تھا لیکن بھارت ہمیشہ ان قراردادوں سے پہلو تہی کرتا رہا ہے۔ سلامتی کونسل نے جو قراردادیں اور تجاویز پیش کیں وہ درج ذیل ہیں:۔

۲۷ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو برطانوی وزیر اعظم لارڈ ایٹلی نے پاکستان اور بھارت کے وزراء اعظم کو تار دیا کہ وہ کشمیر کے مہاراجہ اور وزراء اعلیٰ کی معیت میں ان سے ملاقات کریں تاکہ کشمیر کے تنازعہ کو حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ پاکستان نے اس ملاقات پر رضامندی کا اظہار کیا لیکن بھارت نے اس تجویز کو مسترد کر دیا

یکم نومبر ۱۹۴۷ء کو قائد اعظم محمد علی جناح نے تجویز پیش کی کہ پاکستان اور بھارت متنازعہ علاقے میں مشترکہ طور پر حالات معمول پر لانے کی کوشش کریں اور استصواب رائے کرائیں۔ لیکن بھارت نے اس تجویز سے اتفاق نہ کرتے ہوئے کہ مسئلہ کو اقوام متحدہ میں پیش کر دیا۔

جنگ بندی کے معاہدے کا موثر نفاذ
یکم جنوری ۱۹۴۹ء سے لے کر ۲۷ جولائی ۱۹۴۹ء کو خط متارکہ جنگ کی حد بندی کا معاہدہ ہوا لیکن اقوام متحدہ کا کمیشن عمل درآمد کرانے میں ناکام رہا

مارچ ۱۹۴۹ء میں اقوام متحدہ کے کمیشن برائے ہند و پاکستان نے بھارت اور پاکستان کے نمائندوں کا مشترکہ اجلاس بلایا جس میں دونوں ملکوں کے نمائندوں نے اس بات پر رضامندی کا اظہار کیا کہ دونوں ملک اپنی فوجوں کو واپس بلانے کے منصوبے پیش کریں۔ پاکستان نے اس پر عمل کیا۔ لیکن بھارت نے اس تجویز پر عمل درآمد نہ کیا

کمیشن نے تجویز کیا کہ قراردادوں کی توضیح سے دونوں ملکوں میں جو اختلافات پیدا ہوئے ہیں۔ وہ ایڈمرل نمٹز کے سامنے پیش کئے جائیں اور انہیں ثالث تسلیم کیا جائے۔ امریکہ کے صدر اور برطانیہ کے وزیر اعظم نے ذاتی طور پر اپیل کی کہ اس تجویز پر اتفاق کیا جائے۔ پاکستان نے اس تجویز کو منظور کر لیا۔ لیکن بھارت نے اس تجویز کو بھی مسترد کر دیا۔

---

۲۲ دسمبر ۱۹۴۹ء کو جنرل اے جی ایل میکناٹن نے امریکی نمائندے کی حیثیت سے کشمیر سے فوجوں کے مکمل انخلاء کا منصوبہ مرتب کیا ہے جسے پاکستان نے منظور کر لیا لیکن بھارت نے اسے مسترد کر دیا۔

جولائی ۱۹۵۰ء میں اقوام متحدہ کے نمائندے سر اوون ڈکسن نے بھی فوجوں کے انخلاء کی تجویز مرتب کی جسے بھارت نے مسترد کر دیا۔ لیکن پاکستان نے اس تجویز کو بھی منظور کر لیا۔

جنوری ۱۹۵۱ء میں دولت مشترکہ کے وزراء اعظم نے کشمیر میں غیر جانبدارانہ استصواب رائے کی راہ ہموار کرنے کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ انہوں نے تجویز کیا کہ دونوں ملکوں کی فوجیں کشمیر خالی کر دیں۔ اور وہاں غیر ملکی فوجیں بھیجی جائیں۔ پاکستان نے اس تجویز کو بھی منظور کر لیا لیکن بھارت نے اسے مسترد کر دیا۔

مارچ ۱۹۵۱ء میں برازیل کے نمائندے نے تجویز کیا کہ اقوام متحدہ کی ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء اور ۵ جنوری ۱۹۴۹ء کی توضیح سے دونوں ملکوں میں جو اختلافات پیدا ہوئے ہیں۔ وہ ثالث کے فیصلے کے مطابق ختم کئے جائیں پاکستان نے اس تجویز پر رضامندی کا اظہار کیا۔ لیکن بھارت نے تجویز کو منظور کرنے سے انکار کر دیا۔

مارچ ۱۹۵۱ء اور دسمبر ۱۹۵۲ء کے دوران اقوام متحدہ کے نمائندے ڈاکٹر فرینک پی گراہم نے فوجوں کے انخلاء کے سلسلہ میں متعدد تجاویز پیش کیں لیکن بھارت نے تمام تجاویز کو مسترد کر دیا۔

دسمبر ۱۹۵۲ء میں سلامتی کونسل نے ایک قرارداد منظور کی جس میں دونوں حکومتوں پر زور دیا گیا کہ دونوں ملک اقوام متحدہ کے نمائندے کی سرکردگی میں خط متارکہ جنگ کے دونوں جانب فوجوں کی تعداد کے معاہدے کے سلسلہ میں فوری طور پر بات چیت کریں۔ پاکستان نے اس تجویز کو بھی منظور کر لیا لیکن بھارت نے اسے مسترد کر دیا۔

فروری ۱۹۵۳ء میں ڈاکٹر گراہم نے متنازعہ مسائل کو حل کرنے کے لئے دونوں حکومتوں کے درمیان براہ راست بات چیت کی تجویز پیش کی۔ چنانچہ پاکستان اور بھارت کے وزراء اعظم کے اجلاس ہوئے۔ تیسرے اجلاس کے آخر میں جو کہ ۱۷ اگست سے ۲۰ اگست ۱۹۵۳ء تک دہلی میں ہوا۔ ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا۔ جس میں اس بات کی دوبارہ تصدیق کی گئی تھی۔ کہ کشمیری عوام کی خواہشات معلوم کرنے کے لئے قابل عمل طریق کار صرف یہی ہے کہ وہاں غیر جانبدارانہ استصواب رائے کرایا جائے اور استصواب رائے کے لئے ٹائم ٹیبل مرتب کیا جائے۔ اس مشترکہ اعلامیہ کا یہ فائدہ ہوا کہ بنیادی مسائل کو حل کرنے کے لئے ماہرین کی کمیٹی تشکیل ہوئی۔ ان بنیادی مسائل میں سب سے اہم مسئلہ کشمیر سے فوجوں کا انخلاء تھا۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ بعد بھارت اس معاہدے سے منحرف ہو گیا۔

مارچ۔ اپریل ۱۹۵۷ء میں اقوام متحدہ کے ایک اور نمائندہ سویڈن کے مسٹر گنر دی جارنگ نے ثالثی کی ایک اور تجویز پیش کی جسے پاکستان نے منظور کر لیا۔ لیکن بھارت نے اسے بھی مسترد کر دیا۔

جنوری۔ فروری ۱۹۵۸ء میں ڈاکٹر گراہم نے مسئلہ کے حل کے لئے پاکستان اور بھارت کو پانچ تجاویز پیش کیں۔ پاکستان نے یہ تجاویز منظور کر لیں۔ لیکن بھارت نے کسی ایک پر بھی رضامندی کا اظہار نہ کیا۔

ڈاکٹر گراہم کی آخری رپورٹ ابھی سلامتی کونسل کے پاس غور و خوض کے لئے پڑی تھی کہ صدر پاکستان نے ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو اس تنازعہ کو پرامن طور پر حل کرنے کے لئے نئے سرے سے کوشش شروع کریں لیکن بھارت کی طرف سے ان کوششوں کی طرف کوئی توجہ نہ دی گئی۔

---

۲۲ جون ۱۹۶۲ء کو سلامتی کونسل میں یہ تجویز کیا گیا کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل او تھان اس تنازعہ کو طے کرنے کے لئے اپنی کوششیں صرف کریں۔ پاکستان نے اس کی حمایت کی لیکن بھارت نے اس کی بھی مخالفت کی۔

جنوری ۱۹۶۲ء میں صدر کینیڈی نے تجویز کیا کہ عالمی بنک کے صدر مسٹر یوجین بلیک جنہوں نے پاکستان اور بھارت کے سندھ نہر کے پانی کے جھگڑے کو کامیابی سے ختم کرایا تھا۔ اس سلسلہ میں دونوں حکومتوں سے بات چیت کریں۔ پاکستان نے اس تجویز کا بھی خیر مقدم کیا لیکن بھارت نے اسے مسترد کر دیا۔

دسمبر ۱۹۶۲ء سے مئی ۱۹۶۳ء تک پاکستان کے اور بھارت کے موجودہ وزراء خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو اور سردار سورن سنگھ کی چھ ملاقاتیں صدر ایوب کی تحریک پر ہوئیں لیکن یہ تمام گفتگو ناکام ہو گئی۔ اور بھارت نے موجودہ خط متارکہ جنگ کو آخری نشان سمجھ لیا اور کشمیری عوام کو اپنی مرضی کے مطابق اپنے مستقبل کے فیصلے سے محروم کر دیا۔

(روزنامہ مشرق لاہور)

لجنات اماء اللہ کے لئے اعلان

۱۔ تمام لجنات ۳۰ ستمبر تک اپنے تمام چندہ جات مرکز میں بھجوا دیں۔ کیونکہ ہمارا مالی سال ۳۰ ستمبر کو ختم ہو رہا ہے اور ہم نے ہر قسم کے حسابات مکمل کرنے ہیں

۲۔ لجنات آگاہ رہیں کہ امسال اپنی سالانہ رپورٹ بھجواتے وقت اس کی دو نقلیں ہمیں بھجوائیں اور رپورٹ سالانہ جلد سے جلد بھجوا دیں۔

(آفس سیکرٹری دفتر لجنہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا بھانجا عزیز فاروق احمد دو ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار محمد نواز مومن)

۲۔ میری اہلیہ ناصرہ بیگم صاحبہ کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(رشید احمد جاوید ولد حاجی سراج دین صاحب بھیروی۔ ربوہ)

۳۔ میرے بھائی بشارت احمد صاحب سکنہ مکیانہ چند پریشانیوں میں مبتلا ہیں اور بیمار بھی ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار رحمت الہی صدیقہ لائل پور)

تلاش گمشدہ

ایک لڑکا عبدالشکور تین ہفتہ سے لاپتہ ہے۔ اس کے والدین سخت پریشان ہیں۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھے یا کسی دوست کو اس کا علم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں۔

محمد اسمٰعیل خادم احمدی دکاندار سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھون۔ ضلع جہلم۔

ہومیو پیتھی سے متعلق
ہر خدمت کے لئے
ڈاکٹر راحیر ہومیو پیتھک کمپنی
متصل ڈاک خانہ گول بازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستانی افواج نے دشمن کے مزید ۲۱ ٹینک تباہ کردیئے اور ۲ ہوائی جہاز مار گرائے

فاضلکا کے ہندوستانیوں میں زبردست خوف و ہراس آس پاس کے گاؤں خالی ہوگئے

راولپنڈی ۲۲ ستمبر۔ پاکستان کی میدانی اور فضائی فوجوں نے گزشتہ ۲۴ گھنٹوں میں دشمن کے مزید ۲۱ ٹینک تباہ کر دیئے اور دو ہوائی جہاز مار گرائے۔ تمام سیکٹروں میں ہماری جانباز فوجیں دشمن پر برابر دباؤ ڈال رہی ہیں اور بعض مقامات پر انہوں نے جنگی اہمیت کی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ سیالکوٹ جموں سیکٹر میں ہماری فوجوں نے دشمن کو کل پھر زبردست جانی و مالی نقصان پہنچایا ہے اور وہ پورے علاقہ پر چھائی ہوئی ہیں۔ کل انہوں نے اس سیکٹر میں دشمن کے چھ ٹینک تباہ کر دیئے اور دشمن کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ تو وہ ان ٹینکوں کو وہیں چھوڑ گیا کھیم کرن قصور والا سیکٹر میں ہماری فوجوں نے جنگی اہمیت کی کامیابیاں حاصل کی ہیں اور دشمن پر برابر دباؤ ڈال رہی ہیں انھوں نے اس سیکٹر میں کل دشمن کے تین سنچورین ٹینک اور تین طیارہ شکن توپیں تباہ کردیں اور اس کا ایک ”ہنٹر“ ہوائی جہاز مار گرایا۔

فاضلکا سیکٹر میں ہماری فوجوں نے دشمن کا ایک ٹینک تباہ کرنے کے علاوہ اس کی چھ مشین گنوں اور گولہ بارود کے ایک بہت بڑے ذخیرہ پر قبضہ کر لیا۔ فاضلکا کے ہندوستانی باشندوں میں پاکستانی فوجوں کی ان کامیابیوں سے زبردست خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے اور آس پاس کے گاؤں خالی ہوگئے ہیں راجستھان سیکٹر میں دشمن کے ۵ فوجی ہلاک اور ستر زخمی ہوئے۔ اکھنور اور لاہور کے سیکٹروں میں بھی دشمن کو کافی جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا ہے ان سیکٹروں میں ہماری فوجیں دشمن کو دم لینے کی مہلت نہیں دے رہی ہیں۔

ہماری ہوائی فوجوں کے طیارے کل بھی اپنی میدانی فوج کا ہاتھ بٹا کر دشمن کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچاتے رہے۔ انہوں نے دشمن کے دو ٹینک اور ۲۰ فوجی ٹرک اور گاڑیاں تباہ کیں آج رات ہماری ہوائی فوج کے بمبار طیاروں نے جودھپور کے ہوائی اڈہ پر پھر حملہ کر کے اسے شدید نقصان پہنچایا ہے۔ واگہ اٹاری سیکٹر میں انہوں نے دشمن کے فوجی جمگھٹوں اور بکتر بند گاڑیوں پر بمباری کی۔ کل انھوں نے دشمن کا ایک کینبرا ہوائی جہاز بھی مار گرایا جو بعض اور جہازوں کے ہمراہ سرگودہا پر حملہ کرنے آیا تھا۔ ہمارے کسی فوجی ٹھکانے کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ علاوہ ازیں انھوں نے گزشتہ سے پیوستہ رات آدم پور، ہلواڑہ اور جودھپور کے ہوائی اڈوں پر بھی حملہ کیا تھا اس حملہ کی وجہ سے ہلواڑہ اور آدم پور کے ہوائی اڈوں پر کئی جگہ آگ بھڑک اٹھی تھی۔

کل دشمن کے کینبرا ہوائی جہازوں نے ہمارے بدین کے اسٹیشن پر حملہ کیا جس سے کچھ نقصان پہنچا۔

بھارت نے چینی علاقہ سے اپنی بیشتر فوجی قلعہ بندیاں ختم کر دیں

پیکنگ ۲۲ ستمبر۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ بھارت نے سکم اور چین کی سرحد پر چینی علاقہ میں جو فوجی قلعہ بندیاں قائم کی تھیں ان میں سے بیشتر کو اس نے ختم کر دیا ہے اور بھارتی فوجیں چینی علاقہ خالی کر کے اپنے علاقہ میں واپس چلی گئی ہیں۔ یہ قلعہ بندیاں چینی الٹی میٹم کے بعد ۱۶ اور ۲۰ ستمبر کے درمیانی عرصہ میں توڑی گئی ہیں۔

پاکستان کو مدد دینے والے ادارہ کا اجلاس ملتوی

نیویارک ۲۲ ستمبر۔ عالمی بنک نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان کو امداد دینے والے ادارہ کا جو اجلاس پرسوں ہونے والا تھا وہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔

صدر ایوب کی ملک کی سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں سے ملاقات

موجودہ صورت حال پر باہم تبادلہ خیالات اور صلاح مشورہ

راولپنڈی ۲۲ ستمبر۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کل شام یہاں ملک کی سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں سے ملاقات کی اور ان سے تازہ ترین صورت حال کے بارہ میں باہم تبادلہ خیالات اور صلاح و مشورہ کیا۔ ان لیڈروں میں نظام اسلام پارٹی کے چوہدری محمد علی، جماعت اسلامی کے مولانا مودودی، کشمیری لیڈر چوہدری غلام عباس، کونسل مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل سردار شوکت حیات خان، مغربی پاکستان اسمبلی میں حزب مخالف کے لیڈر خواجہ محمد صفدر اور نیشنل عوامی پارٹی کے عاصف افتخار ایم این اے شامل تھے۔

گورنر مشرقی پاکستان جناب عبدالمنعم خان نے کل صدر ایوب کی طرف سے صوبے کی سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں سے اسی قسم کی بات چیت کی۔ ان لیڈروں میں قومی اسمبلی میں حزب مخالف کے قائد جناب نورالامین کے علاوہ عطاء الرحمٰن خان، عبدالرشید ترکہ باگیش، مجیب الرحمٰن، غلام اعظم، اسد الزمان خان، خواجہ خیر الدین اور یوسف علی چوہدری شامل تھے۔

ایران پاکستان کو ہر ممکن امداد دے گا ایرانی وزیر اعظم کا اعلان

”یہ حق و باطل کا سوال ہے اور ہمارے نزدیک پاکستان حق پر ہے“

تہران ۲۲ ستمبر۔ کل یہاں ایران کے وزیر اعظم جناب امیر عباس ہویدا نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ اگر پاکستان نے ایران سے مدد مانگی تو اسے ہر ممکن مدد دی جائے گی۔ انھوں نے کہا ہم اس لئے پاکستان کو مدد نہیں دیں گے کہ ہم دونوں ہم مذہب ہیں اور اس بناء پر ایک دوسرے کے ساتھ منسلک ہیں۔ بلکہ یہ حق و باطل کا سوال ہے، اور ہمارے نزدیک پاکستان حق پر ہے۔ انہوں نے مزید کہا ہماری خواہش ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کا جھگڑا پرامن طریق پر طے ہو جائے اور کشمیر کا مسئلہ جو جھگڑے کی اصل وجہ ہے اقوام متحدہ کی سابقہ قرار دادوں کے مطابق آزادانہ غیر جانبدارانہ رائے شماری کے ذریعہ طے ہو۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر کشمیر کا مسئلہ منصفانہ طور پر طے نہ ہوا تو جنگ کے شعلے برصغیر کو ہی نہیں پورے ایشیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔

پاکستان کی درخواست پر آج صبح سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس ہو رہا ہے

اقوام متحدہ کی حالیہ قرارداد کے ایک پیرے کی وضاحت طلب کی جائیگی

نیویارک ۲۲ ستمبر۔ خیال ہے کہ پاکستان کی درخواست پر آج صبح سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس ہوگا جس میں اقوام متحدہ کے سیاسی حلقوں کی اطلاع کے مطابق جنگ بندی سے متعلق اقوام متحدہ کی حالیہ قرارداد کے ایک پیرے کی وضاحت طلب کی جائے گی۔ اس پیراگراف میں کہا گیا ہے کہ موجودہ جھگڑے کی تہ میں جو سیاسی مسئلہ ہے اس کے پرامن تصفیہ کے متعلق مناسب اقدامات پر غور کیا جائے گا سیاسی حلقوں کو یقین ہے کہ پاکستان کی یہ درخواست مان لی جائے گی قبل ازیں آل انڈیا ریڈیو کے حوالہ سے یہ خبر آ چکی ہے کہ بھارتی وزیر اعظم لال بہادر شاستری نے اقوام متحدہ کو اطلاع دی ہے کہ بھارت جنگ بندی کی تجویز ماننے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ پاکستان بھی اس کے لئے آمادہ ہو پاکستانی ذرائع کا کہنا ہے کہ مسٹر شاستری نے صرف جنگ بندی کا ذکر کیا ہے اور قرارداد کے دوسرے حصہ کا جو سیاسی مسئلہ کے حل سے تعلق رکھتا ہے کوئی ذکر نہیں کیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بھارت نے پوری قرارداد کو منظور نہیں کیا ہے مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے نیویارک جاتے ہوئے کل لندن کے ہوائی اڈہ پر کہا سلامتی کونسل کی قرارداد کے متعلق پاکستان نے فیصلہ کا اعلان

۴ اقوام متحدہ کے دفتر میں میری بات چیت کے بعد کیا جائے گا۔ میری حکومت ابھی غور کر رہی ہے۔